صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

خطبہ نمبر 30

منگل 28 جولائی 2015ء

روزنامہ **الفضل**

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 28 جولائی 2015ء 11 شوال 1436 ہجری 28 وفا 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 170

منظور ہو تمہاری اطاعت

منظور ہو تمہاری اطاعت خدا کرے
مقبول ہو تمہاری عبادت خدا کرے
سن لے ندائے حق کو یہ امت خدا کرے
پکڑے بزور دامن ملت خدا کرے
چھوٹے کبھی نہ جام سخاوت خدا کرے
ٹوٹے کبھی نہ پائے صداقت خدا کرے

(کلام محمود)

حضرت مصلح موعود کے بیان فرمودہ حضرت مسیح موعود کے اپنے رفقاء سے محبت اور رفقاء کے اخلاص و وفا کے ایمان افروز واقعات

مامور کی باتوں پر عمل کرنا ہر مومن پر فرض ہے، چاہئے کہ نیکی اور تقویٰ پر قائم ہوں

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی اطاعت اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی قربانی کو ہمارے واقفین کو سامنے رکھنا چاہئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 24 جولائی 2015ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 24 جولائی 2015ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے خطبہ جمعہ میں حضرت مصلح موعود کے بیان فرمودہ حضرت مسیح موعود کا اپنے رفقاء کے ساتھ محبت اور رفقاء کے اخلاص و وفا کے ایمان افروز واقعات پیش فرمائے۔ حضور انور نے تذکرہ میں مذکور حضرت مسیح موعود کا 1908ء کا ایک الہام جو آپ کے ایک ساتھی حافظ احمد اللہ خان صاحب کی بیٹی زینب اور شیخ عبدالرحمٰن مصری کے رشتہ اور شادی سے متعلق تھا، اس کی وضاحت فرمائی اور اس الہام کا پورا ہونا ثابت کیا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ اگر حافظ صاحب حضرت اقدس کی بات مان لیتے اور بیٹی زینب عبدالرحمٰن مصری صاحب کے نکاح میں نہ دیتے تو اس کا ایمان ضائع نہ ہوتا۔ پس مامور کی باتوں پر عمل کرنا ہر مومن کا فرض ہے۔ اپنی توجیہہ کرنے کی بجائے عمل کیا جائے تو ایمان ضائع نہیں ہوتا۔ پھر حضور انور نے ایک سکھ والا واقعہ بیان فرمایا جس نے حضرت مسیح موعود کے والد صاحب کے پاس آ کر کہا تھا کہ سنا ہے کہ آپ کا ایک اور بیٹا بھی ہے، تب انہوں نے کہا کہ وہ خدا کے گھر میں رہتا ہے، مجھے اس کی فکر ہے کہ وہ کیسے کھائے گا اور نوکری کرے گا۔ جب بھی نوکری کی بات کریں تو وہ انکار کر دیتا ہے۔ اس سکھ نے یہ بات مرزا صاحب کو پہنچائی تو مرزا صاحب نے فرمایا کہ میرے والد صاحب کو تو یونہی فکر لگی ہوئی ہے، ان کو جا کر کہیں کہ میں نے جس کی نوکری کرنی تھی جس کا نوکر ہونا تھا وہ ہو گیا ہوں۔

حضرت مصلح موعود نے ایک موقع پر خلیفۃ المسیح الاول کی قربانی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کی بھیرہ میں بہت عزت تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو ایک اعلیٰ درجہ کی ملازمت عطا فرمائی تھی اور وہاں بھیرہ میں آپ کے اس حکمت والے کام کے چلنے کا خوب امکان تھا۔ لیکن آپ حضرت مسیح موعود کو ملنے کے لئے قادیان آئے، جب واپسی کا ارادہ کیا تو حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ اب ادھر ہی رہیں۔ آپ نے حضرت مسیح موعود کی ایسی اطاعت کی کہ واپسی کا ارادہ ترک کر دیا اور اپنا سامان لینے کیلئے بھی خود نہ گئے بلکہ کسی اور کو سامان لینے کے لئے بھجوا دیا اور خود وہیں قادیان میں ہی رہے۔ یہاں تک کہ واپس بھیرہ جانے کا خیال بھی دل سے نکال دیا۔ پھر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آپ کی قربانی ایسی تھی کہ آپ کی آمد کا کوئی ذریعہ نہ تھا مگر آپ سیکرٹری کے طور پر کام کرتے تھے۔ اس وقت جتنا کام تمام محکمے کرتے ہیں تو وہ اس وقت اکیلے کیا کرتے تھے اور یہ بھی وادی غیر ذی زرع میں جان قربان کرنے کے مترادف ہے۔ حضور انور نے فرمایا یہ نمونے ہیں جن کو ہمارے واقفین کو سامنے رکھتے ہوئے غور کرنا چاہئے۔ پھر فرمایا کہ مولوی عبدالکریم صاحب کو جو حضرت مسیح موعود سے خاص عشق تھا اس کا دوسرے خیال بھی نہیں کر سکتے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ پھر ایک رفیق حضرت منشی اروڑے خان صاحب کپور تھلے والے کو بھی حضرت مسیح موعود سے بہت عشق تھا۔ حضرت مسیح موعود ان کے اخلاص کی بہت تعریف فرمایا کرتے تھے۔ پھر حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کی مجلس میں ایک شخص نے عربی الفاظ کی ادائیگی کے حوالے سے تمسخر کیا تو صاحبزادہ عبداللطیف شہید صاحب نے اس کو مارنے کے لئے ہاتھ اٹھایا تو حضرت مسیح موعود نے صاحبزادہ صاحب کو روک دیا اور فرمایا کہ ان لوگوں کے پاس یہی ہتھیار رہے، اگر یہ لوگ ان سے بھی کام نہ لیں تو پھر کیا کریں، اور پھر مجھے بھیجنے کی کیا ضرورت تھی۔ حضرت اقدس نے صاحبزادہ صاحب کو فرمایا کہ آپ کیا چاہتے کہ یہ ہتھیار بھی استعمال نہ کریں۔ حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ پس ایسی باتوں سے گھبرانا بہت نادانی ہے، جو برتن کے اندر ہوتا ہے وہی کچھ اس میں سے نکلتا ہے، ہم کو چاہئے کہ نیکی اور تقویٰ پر قائم ہوں۔ اگر کوئی مجلس میں تمسخر کرتا ہے تو اس مجلس سے اٹھ کر چلے آؤ، یہی خدا تعالیٰ کا حکم ہے۔ وہ اپنے برگزیدہ کے ساتھ تعلق رکھنے والی ہر چیز میں برکت رکھ دیتا ہے۔

حضور انور نے آخر پر محترم مولوی محمد یوسف صاحب درویش قادیان کی وفات پر ان کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ آپ کو لمبا عرصہ مدرسہ احمدیہ میں قرآن کریم اور حدیث پڑھانے کا موقع ملا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور بلند درجات عطا فرمائے۔ حضور انور نے نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

داخلہ مدرسۃ الظفر

(معلمین کلاس)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موجودہ زمانے میں بڑھتی ہوئی ضروریات اور تقاضوں کے پیش نظر وقف جدید کا ذکر کرتے ہوئے خطبہ جمعہ فرمودہ 6 جنوری 2006ء کو فرمایا:۔

''اب زمانہ ہے کہ ہر گاؤں میں ہر قصبہ میں اور ہر شہر میں اور وہاں کی ہر (بیت الذکر) میں ہمارا مربی اور معلم ہونا چاہئے...... اور یہ سب ایسے ہونے چاہئیں کہ وہ تقویٰ کے اعلیٰ معیار پر بھی قائم ہوں۔ ہم نے صرف آدمی نہیں بٹھانے بلکہ تقویٰ پر قائم آدمیوں کی ضرورت ہے۔''

(روزنامہ الفضل 28 مارچ 2006ء)

حضور انور کے ارشاد کی تعمیل میں میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے طلباء اور ایسے نوجوان جو خدمت دین کا جذبہ رکھتے ہوں اور وقف جدید کے تحت معلم بن کر اپنی زندگی وقف کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں ان کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ وہ اپنی درخواستیں مکمل کوائف والد/ سرپرست کے دستخط اور صدر صاحب/ امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ نظامت ارشاد وقف جدید ربوہ کو بھجوائیں۔ مدرسۃ الظفر میں داخلہ کیلئے تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔ معین تاریخ کا اعلان روزنامہ الفضل میں کر دیا جائے گا۔

شرائط برائے داخلہ مدرسۃ الظفر

☆ امیدوار کا کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔
☆ میٹرک پاس امیدوار کی عمر زیادہ سے زیادہ 20 سال جبکہ انٹرمیڈیٹ کیلئے 22 سال ہے۔
☆ مقامی جماعت کے صدر صاحب/امیر صاحب کی سفارش امیدوار کے حق میں ہو۔
☆ داخلہ کیلئے تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو میں کامیابی اور صحت درجہ اول ہونا ضروری ہے۔

باقی صفحہ 8 پر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے تو ہم روز دیکھتے ہیں لیکن جب کہیں سفر پر جاتا ہوں تو اللہ تعالیٰ کے فضل کئی گنا زیادہ بڑھ کر ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے پروگراموں میں برکت ڈالتا ہے اور دعوت الی اللہ اور دین کا حقیقی پیغام بھی بڑی کثرت سے لوگوں کو پہنچتا ہے اور پھر لوگوں پر اس کا اثر بھی ہوتا ہے

جس طرح جرمنی کے جلسے اور دوسرے پروگراموں میں اللہ تعالیٰ کے فضل ہوئے اور جس طرح احمدیت کا پیغام ان دنوں میں وسیع پیمانے پر ملک کے وسیع حصے میں پھیلا ہے یہ ہمیں اس طرف توجہ دلاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کا ذکر کیا جائے اور خاص طور پر جرمنی جماعت کو بہت زیادہ شکرگزار ہونا چاہئے اور اسے ان فضلوں پر شکرگزاری کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور مزید جھکنا چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل بڑھتے چلے جائیں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جرمنی میں مشرقی یورپ اور ہمسایہ ممالک سے بہت سے لوگ جلسہ میں شمولیت کے لئے آئے تھے۔ ان میں بہت سے غیر از جماعت ہوتے ہیں۔ ان میں بعض بیعت بھی کر لیتے ہیں

مختلف ممالک سے آنے والے مہمانوں کے جلسہ سالانہ اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطابات کے بارہ میں نہایت خوشکن اور گہرے اثرات پر مشتمل تاثرات کا اجمالی تذکرہ

مجموعی طور پر اس دفعہ جلسہ سالانہ کے انتظامات بڑے اچھے تھے۔ اللہ تعالیٰ تمام کارکنان کو جزا دے جنہوں نے بڑی محنت سے کام کیا

اس دورہ کے دوران بعض بیوت کے افتتاح بھی ہوئے۔ ان مواقع پر بھی مہمانوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔ بیوت کے افتتاح کے حوالہ سے الیکٹرانک میڈیا اور اخبارات میں وسیع کوریج

ریڈیو، ٹی وی، اخبارات اور الیکٹرانک میڈیا میں جلسہ سالانہ اور دیگر مختلف پروگراموں کی وسیع پیمانے پر تشہیر۔ کئی ملین افراد تک ان ذرائع سے احمدیت کا پیغام پہنچا۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ جماعتیں ان فضلوں کو سنبھالنے والی ہوں اور جلسے کی برکات وسیع تر پھیلتی چلی جائیں

مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد دین صاحب بدؔر درویش قادیان کی وفات۔ مرحومہ کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 12 جون 2015ء بمطابق 12۔احسان 1394 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضرت مسیح موعودفرماتے ہیں کہ:

''یادرکھو کہ انسان کو چاہئے کہ ہر وقت اور ہر حالت میں دعا کا طالب رہے اور دوسرے اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ (الضحیٰ:11)۔ پر عمل کرے۔'' فرمایا: خدا تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کی تحدیث کرنی چاہئے۔ اس سے خدا تعالیٰ کی محبت بڑھتی ہے اور اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کے لئے ایک جوش پیدا ہوتا ہے۔''

(تفسیر حضرت مسیح موعود جلد 4 صفحہ 649 بحوالہ الحکم 10 اپریل 1903ء صفحہ 1-2 جلد 7 نمبر 13)

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے تو ہم روز دیکھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل اور نعمتوں کی طرف توجہ دلانے والے ہونے چاہئیں اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں اضافہ کرنے والے بھی ہونے چاہئیں۔ لیکن جب مَیں سفر پر جاتا ہوں تو اللہ تعالیٰ کے فضل کئی گنا زیادہ بڑھ کر ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے پروگراموں میں برکت ڈالتا ہے اور (دعوت الی اللہ) اور (دین) کا حقیقی پیغام بھی بڑی کثرت سے لوگوں کو پہنچتا ہے اور پھر لوگوں پر اس کا اثر بھی ہوتا ہے۔

گزشتہ دنوں جب جرمنی کے دورے پر گیا ہوں تو اصل مقصد تو جلسہ سالانہ جرمنی میں شمولیت تھی لیکن اس کے ساتھ ہی خدا تعالیٰ خود ہی ایسے پروگرام بھی کروا دیتا ہے جو (دین) کے حقیقی تعارف اور تعلیم کو لوگوں تک پہنچانے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ انسان کو ہر حالت میں دعا کا طالب رہنا چاہئے۔ یقیناً اس کے بغیر تو ہمارا ایک قدم بھی اٹھانا محال ہے۔ اللہ تعالیٰ سے خالص ہو کر دعا مانگنی چاہئے اللہ تعالیٰ اس کی توفیق بھی دیتا رہے۔ اور پھر فرمایا کہ دعا کے ساتھ جب اللہ تعالیٰ کے فضل ہوں یا اللہ تعالیٰ خود ہی اپنی صفات کے جلوے دکھاتے ہوئے اپنے فضلوں کو اس سے کئی گنا بڑھ کر عطا کر رہا ہو جتنی ہماری دعا اور کوشش ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو پہلے سے بڑھ کر یاد کرنا اور ان کا ذکر کرنا ضروری ہے۔ اور یہی چیز پھر مومنین کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کرتی ہے۔ اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کا ایک جوش پیدا ہوتا ہے تا کہ اس طرح سے اللہ تعالیٰ کے فضل اور انعامات مزید بڑھیں۔

پس جس طرح جرمنی کے جلسے اور دوسرے پروگراموں میں اللہ تعالیٰ کے فضل ہوئے اور جس طرح (-) احمدیت کا پیغام ان دنوں میں وسیع پیمانے پر ملک کے وسیع حصے میں پھیلا ہے یا اس تک پہنچا ہے یہ ہمیں اس طرف توجہ دلاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کا ذکر کیا جائے اور خاص طور پر جرمنی

جماعت کو بہت زیادہ شکر گزار ہونا چاہئے اور اسے ان فضلوں پر شکر گزاری کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور مزید جھکنا چاہئے تاکہ اللہ تعالیٰ کے فضل بڑھتے چلے جائیں۔

دلوں تک پہنچنا تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے بغیر ممکن نہیں۔ کوئی انسان کسی کے دل تک نہیں پہنچ سکتا اگر اللہ تعالیٰ کی مرضی نہ ہو۔ انسان چاہے لاکھ کوشش کرے اگر اللہ تعالیٰ کی مرضی نہ ہو تو کوئی پیغام اثر نہیں کرتا۔ بعض دفعہ پُر جوش مقررین کی تقریریں بھی اثر نہیں کرتیں لیکن ایک سادہ اور عام فہم انداز میں بات اثر کر جاتی ہے۔ پس اس کے نظارے ہمیں جلسے پر نظر آئے۔ وہاں جو غیر مہمان آئے ہوئے تھے ان کے تأثرات میں اس کا اظہار ہوا۔ ان کا مختصر ذکر مَیں اس وقت آپ کے سامنے کروں گا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جرمنی میں مشرقی یورپ اور ہمسایہ ممالک سے بہت سے لوگ جلسے میں شمولیت کے لئے آئے تھے۔ بہت سے غیر از جماعت اور...... ہوتے ہیں جو احمدیوں کے تعلقات کی وجہ سے حقیقت جاننے کے لئے آجاتے ہیں اور پھر ان پر ایسا اثر ہوتا ہے کہ زمانے کے امام کے غلاموں میں شامل ہو جاتے ہیں، بیعت کر لیتے ہیں۔

اس سال بھی جلسہ سالانہ جرمنی میں شمولیت کے لئے میسیڈونیا، بوسنیا، کوسووو، مونٹی نیگرو، بلغاریہ، البانیا، لیٹویا، رشیا، ہنگری، لتھوینیا، کروشیا اور سلووینیا کے ممالک سے وفود آئے تھے۔ اسی طرح ہمسایہ یورپی ملک جو ہیں بیلجیم، ہالینڈ، فرانس، سویڈن، سپین، اٹلی یہاں سے بھی نومبائعین اور غیر از جماعت مہمان آئے۔ اسی طرح جرمنی میں آباد رشین ممالک کے احمدی اور غیر از جماعت احباب اور اسی طرح ترکی کے احمدی اور غیر از جماعت احباب بھی بڑی تعداد میں شامل ہوئے۔ ان سب کے ساتھ ملاقاتیں بھی ہوئیں، سوال جواب بھی ہوئے۔ چند ایک کے تأثرات میں پیش کرتا ہوں۔

البانیا سے سولہ افراد آئے ہوئے تھے۔ دو نے جلسے کی کارروائی دیکھ کر بیعت بھی کر لی۔ ایک دوست اَیرْوِن جیپا (Ervin Xhepa) صاحب اپنی اہلیہ کے ساتھ جلسہ میں شامل ہوئے۔ یہ دونوں قانون کے شعبے سے منسلک ہیں۔ یہ خود تو احمدی ہیں لیکن ان کی اہلیہ نے جلسے میں شمولیت سے پہلے بیعت نہیں کی تھی لیکن الحمدللہ کہ جلسے میں شامل ہو کر اور بعد میں ملاقات کر کے انہوں نے بھی بیعت کر لی اور یہ کہنے لگیں کہ جلسے کے تجربات نہایت غیر معمولی تھے جس سے محبت، اخلاص اور بےلوث خدمت کا مظاہرہ انہوں نے دیکھا۔ کہتی ہیں اس کا میرے دل پر بڑا غیر معمولی اثر ہوا۔ یہ بھی قانون دان ہیں، یہ بھی وکیل ہیں۔ کہتی ہیں کہ میرے خاوند نے مجھے بہت (دعوت الی اللہ) کی تھی اور کافی عرصے سے احمدیت کی خوبصورتی میرے دل میں بیٹھ چکی تھی لیکن آج کامل یقین سے جماعت احمدیہ کو قبول کرتی ہوں۔ اور ملاقات کے دوران بھی وہ مستقل روتی رہیں۔ یہ بھی نہیں کہ بڑی عمر کی ہیں۔ نوجوان ہیں اور نوجوانوں میں بھی حقیقی (دین) پہچاننے کی طرف بہت توجہ پیدا ہو رہی ہے۔

اسی طرح ایک دوست ابراہیم ٹرشِلا (Ibrahim Turshilla) صاحب ہیں۔ ملاقات کے دوران انہوں نے اعلان کیا کہ میں بھی احمدی ہوتا ہوں اور بیعت کر کے شامل ہو گئے۔ کہتے ہیں میں نے یہ فیصلہ کرنے میں بڑی دیر کی ہے لیکن پھر بھی آج پورے یقین سے شامل ہوتا ہوں اور میرا یہ فیصلہ بڑا صحیح ہے۔

کوسووو سے آنے والے ایک دوست اگرون (Agron) صاحب ہیں۔ کہتے ہیں مَیں پچھلے سال بھی آیا تھا لیکن گزشتہ سال کے مقابلے پر جلسے کے انتظامات میں غیر معمولی وسعت اور نمایاں تبدیلی محسوس کی ہے۔ پس یہ وسعت اور تبدیلی اور بہتری اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ہے اور اس بات کو انتظامیہ کو اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بنانے میں مزید کردار ادا کرنا چاہئے اور ان کی شکر گزاری بڑھنی چاہئے۔

میسیڈونیا سے بھی 62 افراد پر مشتمل وفد آیا تھا جن میں سے چودہ عیسائی تھے۔ ستائیس غیر (از جماعت) (مومن) تھے اور یہ تقریباً دو ہزار کلو میٹر کا طویل سفر کر کے 36 گھنٹے کے سفر کے بعد پہنچا تھا۔ ان میں دو ٹی وی چینلز کے دو صحافی بھی تھے اور مختلف مناظر بھی فلماتے رہے۔ انہوں نے مختلف لوگوں کے انٹرویو بھی لئے اور کہتے ہیں کہ وہاں جا کے ہم ایک ٹی وی پروگرام بنائیں گے اور اس میں یہ دکھائیں گے۔

میسیڈونیا سے آنے والے ایک مہمان نے کہا کہ جلسے میں شامل ہو کر اس کی یادوں کے ساتھ واپس جا رہا ہوں۔ جلسے کے انتظامات کا کام ایسا ہے کہ کوئی بھی ادارہ مشکل سے سرانجام دے سکتا ہے بلکہ میں کہوں گا کہ ایک بڑا ملک بھی اس معیار کا پروگرام منعقد نہیں کر سکتا۔

پھر میسیڈونیا کے ایک صاحب ہیں وہ کہتے ہیں زندگی میں پہلی دفعہ اتنے اچھے لوگوں سے ملا ہوں۔ مجھے سب سے زیادہ متأثر (دین) کے پیغام نے کیا ہے جو مجھے اب یہاں سے ملا۔ آپ کے پاس دیواروں پر جو پیغام لکھا ہوا ہے وہ صرف الفاظ نہیں ہیں بلکہ حقیقت میں آپ لوگ اس پر عمل کرتے ہیں۔ ان باتوں نے میرے دل پر بڑا گہرا اثر کیا ہے۔

پھر میسیڈونیا سے ہی ایک مہمان ٹونی (Toni) صاحب ہیں۔ کہتے ہیں بطور صحافی میں دنیا کے مختلف پروگراموں میں شامل ہوا ہوں لیکن یہ سب سے اچھا پروگرام تھا۔ سب کچھ اچھے طریقے سے آرگنائز کیا گیا تھا۔ یہاں ڈسپلن تھا۔ مجھے اس بات نے سب سے زیادہ متأثر کیا کہ سب لوگ خدا کے نزدیک برابر ہیں۔ سب افراد میں برداشت ہے۔ مذہب، قوم، زبان کی وجہ سے آپس میں اختلافات نہیں ہیں۔ ایک غیر مسلم کی حیثیت سے یہ بات میرے لئے بہت اہم ہے۔

پھر میسیڈونیا سے آنے والے ایک مہمان کہتے ہیں کہ جلسے پر پہلی بار شامل ہوا ہوں اور میرے لئے سب کچھ نیا تھا۔ میں نہیں جانتا تھا کہ (دینِ حق) میں ایسی جماعت بھی موجود ہے۔ اس جلسے میں شامل ہونے کے بعد اب اپنے آپ کو علمی طور پر بہتر محسوس کر رہا ہوں۔ مجھے احمدیت کے بارے میں زیادہ علم حاصل ہوا ہے اور تجربہ بھی۔ مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ میں اس جماعت کا ہی حصہ ہوں۔ اتنی بڑی تعداد میں لوگوں کا اکٹھا ہونا اور سب کی ضروریات کا خیال رکھنا یہ بہت بڑا کام ہے۔

پھر ان کی مجھ سے ملاقات بھی ہوئی۔ اس کے بعد یہ کہنے لگے کہ جو کچھ میں نے آپ سے سنا ہے اس کے بارے میں غور کروں گا کہ ہمارے اور احمدیوں کے درمیان کیا فرق ہے۔ ان کا سوال یہی تھا کہ احمدی اور غیر (از جماعت) میں کیا فرق ہے؟ کہتے ہیں جو کچھ مَیں نے آپ سے سنا مجھے بہت اچھا لگا ہے۔ میرا پیغام جماعت کو یہ ہے کہ میرے ملک اور دیگر ممالک جہاں بھی جماعت قائم نہیں ہے وہاں احمدیت کے مشنری بھجوائے جائیں جو وہاں لوگوں کو بتائیں کہ احمدیت کیا ہے اور یہ مطالبے اِکّا دُکّا نہیں، بہت ساری جگہوں سے آتے ہیں۔

میسیڈونیا کے وفد کے ایک مہمان دراگان (Dragan) صاحب تھے۔ کہتے ہیں میرا (-) سے پہلی مرتبہ اس طرح اتنا قریبی تعارف ہوا ہے اور ایسی تقاریر سنی ہیں جو (دینی) تعلیم کے بارے میں تھیں۔ یہاں (-) نے ہمارا استقبال ایسے کیا جیسے وہ ہمیشہ سے ہمیں جانتے ہوں۔

بوسنیا کے ایک صاحب کہتے ہیں۔ پہلے ان کا جماعت کے ساتھ اتنا مضبوط تعلق نہیں تھا لیکن امام جماعت احمدیہ سے ملاقات کے بعد ان میں ایک غیر معمولی تبدیلی پیدا ہوئی ہے اور جماعت اور خصوصاً خلیفۃ المسیح کے لئے ان کے دل میں احترام بہت زیادہ ہو گیا ہے۔

سویڈن سے ایک رشین فیملی آئی تھی۔ ان کے ایک اور دوست آئی تورے صاحب تھے۔ اپنی فیملی کے ساتھ جلسے میں شامل ہوئے۔ انہوں نے 2013ء میں احمدیت قبول کی تھی مگر مجھ سے ملاقات نہیں ہوئی تھی۔ مجھ سے ملاقات کے بعد بڑے جذباتی تھے اور بڑے پُر جوش تھے اور بار بار اس بات کا اظہار کرتے رہے کہ میرا خیال نہیں تھا کہ مصروفیت کی وجہ سے ملاقات ہو گی لیکن موقع پیدا ہو گیا۔ مربی صاحب نے لکھا کہ آتے ہوئے تو ہر دو گھنٹے بعد رکنے کا کہتے تھے تاکہ پھر کے اپنی ٹانگ تھوڑی سی strech کر کے درست کر سکیں لیکن واپسی پر سترہ گھنٹے کا سفر انہوں نے بغیر رُکے کیا۔ اور جب ان سے گھر پہنچ کے پوچھا کہ اس دفعہ آپ رستے میں رکے نہیں۔ کہنے لگے کہ جلسے کی برکات ہیں۔ مجھے تو احساس ہی نہیں رہا کہ میری ٹانگ میں کوئی تکلیف تھی۔

پھر کروشین وفد تھا۔ اس کی ایک رکن یاسیپا (Josipa) صاحبہ نے کہا کہ جلسہ سالانہ پر آنے سے قبل میں نے جماعت کے موجودہ سربراہ کی کتاب World Crisis and the Pathway to

Peace کا مطالعہ کیا۔ اس طرح سال 2014ء اور 15ء میں امن کے بارے میں سمپوزیم میں خلیفۃ المسیح کے دونوں خطابات کا بھی مطالعہ کیا۔ میرے ذہن میں یہ تاثر تھا کہ جماعت کے سربراہ بعض معاملات میں سخت موقف رکھتے ہوتے ہیں اور سخت مزاج ہوں گے تاہم یہ تاثر ملاقات کے بعد زائل ہوگیا اور اس کے بعد انہوں نے مزید تحقیق جماعت کے بارے میں کرنی شروع کی۔

ہنگری کے ایک دوست مے زے ای (Mezei) صاحب جلسے میں شامل ہوئے۔ پولیس کے محکمے میں مختلف عہدوں پر کام کرتے رہے ہیں۔ اب ہنگری کے ایک انقلابی وزیراعظم کے نام پر ایک فنڈ قائم ہوا ہے اس کے ذریعے یہ انسانیت کی خدمت کے کام کرتے ہیں۔ یہ مذہباً عیسائی ہیں۔ وہ اپنے جذبات کا اظہار اس طرح کرتے ہیں کہ چھوٹا بڑا ہر کوئی ایک دوسرے کو سلام کر رہا تھا۔ پیار سے مل رہا تھا۔ مجھے ان لوگوں کی زبان تو سمجھ نہیں آئی لیکن ان کے چہرے کے تأثرات سے لگ رہا تھا کہ یہ لوگ پیار بانٹ رہے ہیں۔ میں نے دنیا دیکھی ہے اور مشرق سے لے کر مغرب تک اس قسم کا نظارہ نہیں دیکھا۔ مجھ پر اس جلسے کا عجیب اثر ہوا ہے۔ یقیناً مَیں اپنے دوستوں کو، جاننے والوں کو بھی جماعت احمدیہ کے جلسے کے متعلق بتاؤں گا۔

پھر ہنگری کے ہی ایک گابور پیٹر (Gabor Peter) صاحب ہیں۔ یہ مذہباً یہودی ہیں۔ ہمارے جو (مربی) ہیں انہوں نے بتایا کہ جلسے میں شامل ہونے سے پہلے جب ان سے (دین حق) اور یہودیت کے حوالے سے بات ہوتی تھی تو بسا اوقات کج بحثی بھی کرتے لیکن جب ان کی ملاقات مجھ سے ہوئی تو کہنے لگے کہ **آپ لوگ Love for all, Hatred for none پر صرف ایمان نہیں لاتے بلکہ میں نے خود دیکھ لیا ہے کہ آپ لوگ اس ماٹو پر عمل کرتے ہیں** اور اب انہوں نے کہا ہے کہ جماعت کو ہنگری میں کسی بھی قسم کے معاملے میں کوئی بھی ضرورت ہو تو وہ تعاون کریں گے۔ پس یہ تبدیلیاں ہیں جو اللہ تعالیٰ پیدا فرماتا ہے۔

ہنگری سے آنے والے وفد میں ایک دوست اسماعیل صاحب شامل تھے۔ ان کا تعلق ویسے برکینا فاسو سے ہے لیکن ہنگری میں مقیم ہیں۔ ان کی اہلیہ ہنگیرین ہیں۔ وہاں کچھ عرصہ پہلے بیعت کر کے جماعت میں داخل ہوگئے۔ ان کی دو بچیاں ہیں ان کے ساتھ آنا چاہتے تھے۔ لیکن اہلیہ نے کہا کہ بچیوں کو علیحدہ میں نہیں جانے دوں گی۔ پتا نہیں کن (-) میں تم جا رہے ہو۔ اس لئے بچیوں کی نانی ساتھ آئی تھی اور یہاں آ کے ان پہ تو جو اثر ہونا تھا ہوا۔ پہلے تو جلسے کی مختلف کارروائی دیکھی۔ One comunity, one leader جو ویڈیو ہے وہ بھی دکھائی گئی۔ اس کا بھی ان پر خاص اثر ہوا اور جلسہ گاہ پہنچنے سے پہلے کہنے لگیں کہ مَیں سر ڈھانکنے کے لئے کچھ نہیں لائی۔ بہرحال پھر ساتھ والی عورتوں سے دوپٹہ مانگا، سکارف مانگا اور سر ڈھانکا اور ملاقات کے دوران بھی بڑی جذباتی تھیں کہ یہ بالکل اَور دنیا ہے جو مَیں دیکھ رہی ہوں۔ ہمارے جو تحفظات تھے بالکل دُور ہوگئے ہیں۔

پھر جرمنی میں ایک دوست سلیمان صاحب ہیں۔ سینٹرل ریپبلک آف افریقہ سے ان کا تعلق ہے۔ کہتے ہیں مجھے جلسے کی دعوت ملی تو میرا خیال تھا کہ پچاس یا سو لوگوں کی (دینی) نشست ہوگی جس میں تھوڑی بہت باتیں ہوں گی اور کھانا پینا ہوگا۔ پھر سارے لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے جائیں گے۔ لیکن یہاں آنے کے بعد تو میرا نظریہ یکسر بدل گیا ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں افراد جمع تھے۔ مَیں تو جلسے کے نظارے کے اس سحر سے باہر نہیں نکل سکا۔ یہاں کی ہر چیز ہی مسحور کن ہے اور آپ کا (دعوت الی اللہ) کرنے کا انداز ہی نرالا ہے۔ اگر اسی طرز پر (دعوت الی اللہ) کی جائے تو کوئی بدقسمت ہی ہوگا جو انکار کرے۔

مونٹینیگرو سے آنے والے ایک صاحب راغب شپتافی (Ragip Shaptafi) صاحب کہتے ہیں کہ مَیں نے تقاریر سنیں، انتظامات دیکھے، غیر معمولی چیزیں تھیں۔

اسی طرح راغب صاحب نے بتایا کہ مونٹینیگرو میں (-) کے نزدیک عموماً یہی مشہور ہے کہ جماعت احمدیہ نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول نہیں کرتی لیکن جو شخص جماعت کو قریب سے دیکھتا ہے تو اس پر فی الفور واضح ہو جاتا ہے کہ یہ محض جھوٹ ہے جو (-) نے پھیلایا ہوا ہے۔

پھر مراکش کے ایک دوست جو بیلجیئم میں رہتے ہیں، کہتے ہیں کہ اپنے جذبات کو بیان نہیں کر سکتا۔ ایسا روحانی نظارہ ہے جس نے میری روح کی گہرائی تک اثر کیا ہے۔ (دین) کی صحیح تصویر مجھے یہاں نظر آئی ہے۔ کہتے ہیں خلیفۂ وقت کو دیکھ کر اور آپ کی تقاریر سن کر میرا نظریہ احمدیت کے بارے میں تبدیل ہوگیا ہے اور اللہ تعالیٰ مجھے ایسی بیعت کی توفیق دے کہ مَیں دین کا خادم اور حضرت مسیح موعود کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے والا بنوں۔

ایک جرمن دوست ہیکو فرینکل (Heiko Fahnicke) صاحب کہتے ہیں۔ یہ میرا پہلا موقع تھا کہ میں احمدیت کے بارے میں کچھ جان سکوں۔ پھر میرے بارے میں انہوں نے کہا کہ جو بھی انہوں نے کہا سچ کہا۔ اگر تمام انسان اس پر عمل کرنا شروع کر دیں تو پوری دنیا میں امن پھیل جائے۔ میں نے اپنی توقعات سے بڑھ کر (دین) کے بارے میں یہاں سے سیکھا ہے اور مجھے بہت مزا آیا ہے۔

فرانس کے ایک نومبائع آن لی آنفان (Anly Anfane) صاحب جزائر کموروز کے رہنے والے ہیں۔ تین ہفتے پہلے ہی انہوں نے بیعت کی تھی۔ کہتے ہیں میں مسلمان تو تھا مگر استقامت نہیں ملتی تھی۔ کل جب خلیفۃ المسیح کے پیچھے جمعہ پڑھا تو مجھے بہت مزا آیا اور زندگی میں پہلی بار نماز میں رونا آیا۔ جماعت میں داخل ہونے سے قبل میرے سارے کام پھنسے ہوئے تھے لیکن جب سے احمدی ہوا ہوں میرے سارے کام آسان ہوگئے ہیں اور روزانہ خدا تعالیٰ کے نشان نظر آ رہے ہیں۔

ایک طالبعلم ایڈگروس (Edgaras) کہتے ہیں کہ یہاں آنے سے قبل میرے ذہن میں الیکٹرانک میڈیا کے ذریعہ اسلام کے بارے میں بہت غلط تصور قائم تھا۔ لیکن خطابات سن کر اور جلسے کے پروگرام دیکھ کر سب کچھ مختلف لگا۔ لوگوں کا رویہ بہت مثبت تھا اور آج حقیقی (دین) کو آپ لوگوں کی صورت میں دیکھ رہا ہوں۔

اسی طرح بہت سارے لوگوں کے تأثرات ہیں۔

لتھوینیا سے آنے والے ایک وکیل نے کہا کہ مَیں جلسے میں شامل ہو کر بہت متأثر ہوا ہوں۔ میں نے آپ کے خلیفہ کے خطابات سنے۔ (دین) کے بارے میں یہ میرے لئے نیا تجربہ ہے۔ یہاں آ کر مجھے (دین) کی حقیقی تعلیم کا علم ہوا ہے۔ میں آپ کا شکرگزار ہوں اور ایک وکیل ہونے کی حیثیت سے اب لتھوینیا میں آپ کی جماعت کی ایکٹویٹیز (activities) میں قانونی طور پر پوری مدد اور کوشش کروں گا اور آپ کا ساتھ دوں گا۔

بوسنیا سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب نے کہا کہ خلیفۃ المسیح نے ایک زندہ خدا کے بارے میں تصور پیش کیا۔ اس وقت صرف جماعت احمدیہ ایک ایسی جماعت ہے جو یہ دعویٰ کرتی ہے اور دکھاتی بھی ہے کہ خدا تعالیٰ آج بھی زندہ ہے۔ اور یہ بات ہمیں آپ نے بڑے آسان الفاظ میں مگر عمدہ رنگ میں بیان کر کے سکھائی۔

پھر ایک صاحب ہیں جو جرمنی اور بیلجیئم کے بارڈر پر رہتے ہیں...... کہتے ہیں جلسہ جرمنی پر آنے سے پہلے تک میں مذہب اور جماعت کو سنجیدگی سے نہیں لیتا تھا لیکن جلسے میں شامل ہو کر میرے جذبات کی کایا پلٹ گئی ہے۔ جس جماعت کو میں سنجیدہ نہیں لیتا تھا اسی جماعت نے میری زندگی کے بہترین دن مجھے جلسہ سالانہ کی شکل میں دکھائے۔ پھر انہوں نے اپنی ایک لمبی خواب کا بھی ذکر کیا ہوا ہے۔

اسی طرح ایک جرمن نو احمدی پیٹرک (Patrick) صاحب کہتے ہیں کہ مجھے آج بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی ہے اور اس کی وجہ خلیفۃ المسیح کا جرمن مہمانوں سے خطاب تھا (جو انگلش میں ہوتا ہے)۔ مجھے احمدیہ (-) جماعت میں خلافت کے ذریعے سچی محبت نظر آئی ہے۔ میرا دل محبت اور نور سے پُر ہے۔

عبداللہ صاحب ایک سیرین ہیں۔ ان کے والد کئی سالوں سے احمدی تھے۔ یہ اپنے والد کے ساتھ رشیا میں رہتے تھے لیکن اب پڑھائی کے سلسلے میں ہالینڈ میں مقیم ہیں۔ ان کے والد صاحب کے

ذریعے انہیں (دعوت الی اللہ) تو ہوتی رہی لیکن ابھی انہوں نے بیعت نہیں کی تھی۔ جلسے میں شرکت کے بعد باوجود اس کے کہ جلسے سے پہلے (مربی) صاحب کے ساتھ صداقت حضرت مسیح موعود کے بارے میں ان کے روز سوال وجواب ہوتے تھے اور یہ نہیں مان رہے تھے۔ پھر آخر (مربی) نے ان کو کہا کہ پھر یہی ہے کہ آپ دعا کریں۔ کہتے ہیں میں دعا بھی کرتا ہوں۔ تو ان کو بتایا کہ آپ درد سے اور الحاح سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی رہنمائی کرے۔ جلسے کے دوسرے روز جو میرا خطاب تھا اور اس کے بعد (-) مہمانوں کے ساتھ میٹنگ تھی۔ پتا نہیں یہ اس میں شامل تھے کہ نہیں بہرحال خطاب والے روز ہی کہتے ہیں ہمارے (مربی) سے کہا کہ مجھے قرآن کریم سے مسیح موعود کی صداقت کی صرف ایک دلیل دے دیں۔ ہمارے (مربی) نے ان کو دلیل دی اور بعض پیشگوئیاں اور جماعت کی ترقی کے بارے میں بھی بات کی۔ کہنے لگے مَیں بیعت کرنا چاہتا ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے نشان دکھا دیا ہے۔ کہنے لگے کہ رات میں نے اللہ تعالیٰ سے بڑے تضرع اور الحاح سے دعا کی اور رات کو جب سویا تو خواب میں دیکھا کہ بڑی سی دیوار پر جلی حروف میں اَلْاَحْمَدِیَّۃ لکھا ہوا ہے اور اس میں غیر معمولی نور پھوٹ رہا ہے۔ اور اسی طرح جب میں جرمن سے خطاب کر رہا تھا تو کہتے ہیں کہ اس دوران ہی میں نے دل میں نشان مانگا تھا۔ تو کہتے ہیں کہ اس دوران ہی میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ کاش خلیفۃ المسیح کے ساتھ اور آپ کے قرب میں کھڑے ہونے کا موقع ہوتا یا اس وقت مجھے موقع مل جائے تو کہتے ہیں کچھ دیر کے بعد ایسے محسوس ہوا جیسے ایک لمحے کے لئے مجھ پر غنودگی سی طاری ہوئی ہے اور میں نے دیکھا کہ میں سٹیج میں خلیفۃ المسیح کے پہلو میں کھڑا ہوں اور اس کے بعد کہتے ہیں کہ حق میرے پر کھل گیا۔ کہتے ہیں قرآن شریف کی دلیل تو میں نے محض انشراح، اطمینان کے لئے مانگی تھی ورنہ حقیقت یہ ہے کہ دعا کے بعد اور اس خواب کے بعد میری تسلی ہوگئی تھی۔

چنانچہ انہوں نے بیعت کر لی۔

اسی طرح الجزائر کے ایک دوست ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہر بار جلسے میں شرکت میرے ایمان میں غیر معمولی اضافے کا سبب بنتی ہے اور ہر بار خدا تعالیٰ کی بے بہا نصرتوں کے نظارے دیکھتا ہوں۔ جلسے میں مجھے محسوس ہوا جیسے میں جنت میں ہوں۔ یہاں زبانوں اور طبیعتوں اور قوموں کے اختلاف کے باوجود ہر طرف سے السلام علیکم کی آواز اہل جنت کے بارے میں جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ان کا قول ہے تَحِیَّتُهُمْ فِیْهَا سَلَامٌ۔ اس کی یاد دلاتی ہے۔

اٹلی سے آنے والے ایک عیسائی مہمان تھے۔ یہ اٹلی کی ایک تنظیم ہے Religion for peace، اس کے جنرل سیکرٹری ہیں اور ویٹیکن سٹی میں کافی اثر و رسوخ رکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ کیتھولک تھیالوجی کے بارے میں مختلف کتب بھی لکھ چکے ہیں۔ یہ بڑا اچھا اثر لے کر گئے بلکہ انہوں نے واپس اٹلی جا کر مضمون لکھا۔ ان کا ایک اپنا رسالہ ہے جسے ہزاروں کی تعداد میں لوگ پڑھتے ہیں۔ مضمون میں انہوں نے تحریر کیا کہ مجھے اعتراف کرنا پڑے گا کہ جلسہ سالانہ کا منظر نہایت حیران کن تھا۔ انسان کی نظر جب بڑے بڑے حروف میں لکھے پیغام ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' پر پڑتی ہے تو پہلا سوال ذہن میں اٹھتا ہے کہ کیا یہ لوگ واقعی (مومن) ہیں؟ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ لوگ واقعی (مومن) ہیں۔ وہاں کا ماحول عجیب محبت اور یگانگت سے پُر ہوا ہوا تھا۔ مَیں نے خود اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا کہ ہزاروں کی تعداد میں مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے جوان، بوڑھے، بچے اور فیملیاں ایک نہایت منظم جماعت کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ اس بات نے بھی مجھے بہت متاثر کیا کہ وہاں پر سینکڑوں لوگ بغیر کسی معاوضہ کے رضاکارانہ طور پر کام کر رہے ہیں بلکہ جو شخص مجھے کار میں ہوٹل سے جلسہ گاہ لے کر جاتا اس نے مجھے بتایا کہ اس نے اپنی ملازمت سے اس جلسے کے لئے بغیر تنخواہ کے دو ہفتے کی رخصت لی ہے۔ پھر میرے بارے میں کہتے ہیں کہ ان کی تقاریر سے بڑا متاثر ہوا ہوں۔ سیدھے راستے کی طرف ہدایت دینے والی تھیں۔ ان الفاظ میں پیار، بھائی چارہ، اتحاد اور یگانگت ملی۔ تو یہ ایک تفصیلی مضمون بھی انہوں نے وہاں شائع کر دیا۔

ایک سیرین ڈاکٹر جو جلسے میں شامل تھے کہتے ہیں کہ ایسی منظم تنظیم میں نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں دیکھی۔ ہم تو چھ بندوں کو نہیں سنبھال سکتے اور یہاں چالیس ہزار کے قریب لوگ جمع ہیں اور کوئی دھکم پیل نہیں۔ میں تہ دل سے حضرت مرزا صاحب اور آپ کے خلیفہ کا احترام اور عزت کرتا ہوں۔ کہتے ہیں مَیں نے براہین احمدیہ مکمل پڑھی ہے۔ خدا کی قسم انیسویں صدی میں، نہ عرب میں اور نہ کسی اور ملک میں (دین) کے دفاع میں ایسی کوئی کتاب نہیں لکھی گئی۔ اللہ تعالیٰ ان کا سینہ بھی کھولے اور قبولیت کی توفیق بھی عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسے کی برکات غیر معمولی ہوتی ہیں۔ غیر معمولی اثرات ہوتے ہیں۔ بہت کم میں نے بیان کئے ہیں اور جو بیان کئے ہیں ان کو بھی خلاصۃً بیان کیا ہے۔

اسی طرح بعض مہمانوں نے اپنے بعض تحفظات کا بھی ڈرتے ڈرتے ذکر کیا۔ خوبیاں تو بیان کرتے ہیں لیکن جو بعض باتیں توجہ دلانے والی ہوتی ہیں اس طرف مہمان عموماً شرم کی وجہ سے توجہ نہیں دلاتا۔ لیکن یہاں دو خواتین ایسی بھی تھیں جن میں ایک البانیا کی ہیں جنہوں نے اس طرف توجہ دلائی کہ عورتوں میں مَیں نے دیکھا کہ سالن اور روٹی کا ضیاع بہت ہو رہا تھا۔ تو جہاں بہت ساری خوبیاں ہیں اس کمزوری کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ جرمنی کی جو انتظامیہ ہے خاص طور پر لجنہ ان کو چاہئے کہ کھانے والیوں کو توجہ دلاتی رہیں کہ کھانا اور روٹی ضائع نہ کیا کریں۔

اسی طرح میسیڈونیا سے آنے والی ایک خاتون نے رہائش کے بارے میں کہا کہ رہائش بہت دور تھی اور ہمیں بڑا سفر کر کے آنا پڑتا تھا۔ اس کی وجہ سے تھکاوٹ ہو جاتی تھی تو ایسے لوگوں کے لئے بھی جرمنی کی انتظامیہ کو قریب انتظام کرنا چاہئے۔

اسی طرح افسر جلسہ سالانہ نے بھی بعض باتیں نوٹ کی ہیں اور اپنی باتیں خود نوٹ کرنا ہی اصل میں بہتری کی طرف لے جاتا ہے۔ اس طرف بھی آئندہ توجہ دینی چاہئے۔ ایک تو لوگوں کا گند پھینکنا، صفائی کا خیال نہ رکھنا، اس طرف آئندہ لوگوں کو خیال رکھنا چاہئے اور ہر ایک کو ایک دوسرے کو صفائی کی طرف توجہ دلاتے رہنا چاہئے۔ پھر کھانے کے بارے میں بھی بعضوں نے کہا۔ جبکہ لنگر خانوں میں جو کھانا پکتا ہے وہ ایک طرح کا ہی پک سکتا ہے۔ بعضوں کو اعتراض پیدا ہوا کہ پاستہ (Pasta) وغیرہ نہیں ہے، وہ ہونا چاہئے۔ یہاں اصل چیز تو روحانی غذا ہے جو کھانے کے لئے احمدی آتے ہیں۔ اس لئے احمدیوں کو اس قسم کی بات نہیں کرنی چاہئے۔ جو بھی کھانا ملتا ہے وہ کھا لینا چاہئے۔ اور اسی طرح ہوگا کہ ایک ہی کھانا پکے گا۔

پھر بعض دفعہ بعض کارکن بعض معاملات میں سخت ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے دوسروں کو تکلیف ہوتی ہے تو یہ دیکھ لیا کریں کہ اگر کوئی ضرورتمند ہے اور اس کی ضرورت جائز ہے تو قواعد سے ہٹ کر بھی اگر اس کی کوئی ضرورت پوری کی جاسکتی ہے تو کر دینی چاہئے۔ کارکنوں کو ہمیشہ نرمی اور سہولت کا سلوک کرنا چاہئے۔

بہرحال مجموعی طور پر اس دفعہ جلسہ سالانہ کے انتظامات بڑے اچھے تھے۔ افسر جلسہ سالانہ اور ان کی ٹیم نے گزشتہ سالوں کی نسبت بہت بہتر کام کیا ہے۔ بعض چھوٹی چھوٹی کمیاں بڑے انتظام میں رہ جاتی ہیں ان پر بھی نظر رکھیں تو آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ مزید بہتری پیدا ہوگی۔ اللہ تعالیٰ تمام کارکنان کو جزا دے جنہوں نے بڑی محنت سے کام کیا۔ باوجود اس کے کہ توقع سے زیادہ مہمان آ گئے تھے ان کے لئے بستر بھی مہیا کر دیئے گئے۔ پہلے ایک رات مسئلہ پڑا تھا لیکن اگلے دن ٹھیک ہو گیا اور بڑے اچھے طریقے سے حل ہو گیا۔ باقی پچھلے سال میں آواز وغیرہ کے معاملے میں جو کمزوریاں تھیں وہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے دُور ہو گئیں۔ بہرحال جیسا کہ میں کارکنان کا شکریہ ادا کیا کرتا ہوں ان سب کا شکریہ۔

اس کے علاوہ دورہ کے دوران بعض (بیوت الذکر) کے افتتاح بھی ہوئے۔ ان کا بھی مَیں مختصر ذکر کر دیتا ہوں۔ آخن میں (بیت) کا افتتاح ہوا تو وہاں آخن شہر کے ایک رہائشی اس تقریب میں شامل ہوئے۔ کہنے لگے دو تین سال پہلے مَیں نے یورپین پارلیمنٹ میں بھی خلیفۃ المسیح کا خطاب سنا

تھا۔آج میں درحقیقت اس غرض سے آیا تھا تا کہ یہ دیکھوں اور موازنہ کروں کہ کیا آپ کے خلیفہ صرف بڑی شخصیات کے سامنے اور اہم پلیٹ فارم پر ہی امن کی تعلیم پیش کرتے ہیں یا پھر دوسرے چھوٹے پروگراموں میں بھی جہاں کم اقتدار رکھنے والے لوگ شامل ہوں وہاں بھی امن کی بات ہی پیش کرتے ہیں۔ **یہ دیکھنے لگے تھے کہ دوغلی پالیسی تو نہیں ہو رہی۔ چنانچہ آج میں نے خلیفہ کا خطاب سنا ہے۔ آپ نے وہی تعلیم پیش کی ہے جو یورپین پارلیمنٹ میں کی تھی۔** آپ نے سب کو ایک دوسرے کے ساتھ محبت کرنے، رواداری اختیار کرنے، صبر کا برتاؤ کرنے اور حوصلہ دکھانے اور آپس میں نیکی سے پیش آنے کی تلقین کی ہے۔ان سب باتوں نے مجھے بہت متأثر کیا ہے۔

اسی طرح شہر کے میئر صاحب اور دوسرے لوگ تھے سب نے اظہار کیا۔

وہاں صوبہ ہیسن (Hessen) میں ہناؤ میں بھی بیت الواحد کا افتتاح ہوا تھا۔وہاں کے ضلعی کمشنر جو ممبر پارلیمنٹ بھی ہیں انہوں نے بھی اپنے تأثرات کا اظہار کیا۔کہتے ہیں کہ خلیفۂ وقت کی تقریر نے ہم پر بہت اچھا اثر چھوڑا ہے۔آپ غیر(-) شہریوں سے براہ راست مخاطب ہوئے اور تمام انسانوں کو توجہ دلائی کہ وہ ایک خدا کی طرف سے ہیں اس لئے ایک دوسرے کی عزت نفس کا خیال رکھیں اور مسائل کو امن کی راہوں پر چلتے ہوئے حل کریں۔وہ کہتے ہیں کہ اس تقریر کو انٹرنیٹ پر بھی مہیا کرنا چاہئے۔وہاں انہوں نے سکرپٹ (script) کا فوری مطالبہ بھی کیا۔

پھر جرمنی کی ایک خاتون ممبر پارلیمنٹ تھیں۔کہتی ہیں کہ آج مجھے بہت خوشی ہے کہ اس (بیت) کے افتتاح میں شامل ہو رہی ہوں۔اس سے قبل میں فلورس ہائم شہر کی (بیت) کے افتتاح کے موقع پر بھی موجود تھی۔آج کل جب کہ (دین) کی تعلیم کے بارے میں خدشات پائے جاتے ہیں تو پھر یہ ضروری ہے کہ ہم سب مل کر امن کا پیغام دیں اور آج یہاں جماعت احمدیہ کی (بیت) کی تعمیر بتاتی ہے کہ ہم سب مل کر امن اور محبت اور بھائی چارے کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں اور یہ (بیت) اس بات کا بھی واضح اظہار ہے کہ یہ احمدیوں کا وطن ہے۔

پھر بہت سارے اور تأثرات بھی ہیں۔

ایک مہمان نے کہا کہ میرے لئے بہت مشکل تھا کہ (دین) کے بارے میں کوئی اچھی رائے بناؤں۔مگر آج خلیفۃ المسیح نے جو (دین) پیش کیا ہے اس (دین) کو دیکھ کر مجھے لگتا ہے کہ (دین) امن اور رحم کی تعلیم دینے والا مذہب ہے اور (دین) کا یہ تصور قرآن کے مفہوم کے عین مطابق ہے۔

ایک انجینئر نے (بیت) کی تعمیر میں کام بھی کیا ہے وہ میرے متعلق کہتے ہیں کہ انہوں نے جتنی بھی باتیں کیں مَیں ان سب سے مکمل اتفاق کرتا ہوں۔ان کا یہ بھی کہنا تھا کہ میرا خیال تھا کہ یہ تقریب چرچ کی تقریبوں کی طرح ہوگی جن میں زیادہ دکھاوا ہوتا ہے لیکن ایک سادہ اور بہت اچھی تقریب تھی۔

الیکٹرانک میڈیا کے ذریعہ سے ان سارے پروگراموں کی کوریج بھی بہت ہوئی ہے۔مجموعی طور پر مختلف اخبارات میں تقریباً اٹھاسی خبریں شائع ہوئیں۔اسی طرح آٹھ مختلف ریڈیو سٹیشن اور چار مختلف ٹی وی چینلز پر خبریں نشر ہوئیں۔ان اخبارات، ریڈیو سٹیشن اور ٹی وی چینلز کے ذریعہ سے کل ایک سو چھ یا ایک سو سات ملین لوگوں تک پیغام پہنچا۔جلسہ سالانہ جرمنی کے حوالے سے مختلف اخبارات میں کل چھتیس خبریں شائع ہوئیں اور ان اخبارات کی ریڈرشپ (readership) کل بتیس ملین کے قریب بتائی جاتی ہے۔تین مختلف ریڈیو سٹیشنوں نے بھی جلسہ کے حوالے سے خبر نشر کی۔ان کے ریڈیو سٹیشن کافی مشہور ہیں۔اسی طرح چار مختلف ٹی وی چینل نے بھی جلسہ سالانہ کے حوالے سے خبریں نشر کیں۔اس کے علاوہ جلسے کے آخری دن ایک خاتون صحافی نے میرا ایک انٹرویو لیا تھا وہ دو حصوں میں بطور فلم شائع ہونا ہے۔یہ جرمنی کا سب سے بڑا آن لائن اخبار ہے۔ان کی اشاعت ساڑھے سترہ ملین سے زیادہ ہے۔گویا دونوں خبروں کی مجموعی اشاعت چونتیس ملین ہوگی۔

پھر (بیوت) کے افتتاح کے حوالے سے مختلف اخبارات میں پچاس کے قریب خبریں آئیں۔ان اخبارات کی ریڈرشپ کی کل تعداد باسٹھ ملین کے قریب بنتی ہے۔دو ریڈیو سٹیشنوں نے بھی بیت الواحد ہناؤ کی (بیت) کے افتتاح کے حوالے سے خبر نشر کی۔اس کے علاوہ جرمنی کے مشہور ٹی وی چینل آر ٹی ایل (RTL) نے بھی افتتاحی تقریب کے موقع پر ایک انٹرویو لیا تھا اور اسی روز شام کو دو منٹ اور تئیس سیکنڈ کی خبر دی۔

پھر آخن کی (بیت) کے بارہ میں تین اخبارات میں خبر چھپی جو وہاں لوکل اخبارات ہیں۔تقریباً ایک لاکھ سولہ ہزار ان کے پڑھنے والے ہیں۔پھر ایک (بیت) کا سنگِ بنیاد تھا وہاں کے اخبارات نے جو خبریں شائع کیں ان کے پڑھنے والوں کی تعداد چھ ملین بتائی جاتی ہے۔

فیشٹا (Vechta) میں (بیت) کا افتتاح تھا۔اخبارات میں چار خبریں شائع ہوئیں۔ان اخبارات کی کل ریڈرشپ (readership) قریباً چھبیس لاکھ ہے۔وہاں ایک اخبار دی سائٹ (Die Zeit) ہے۔اس میں میرا ایک انٹرویو شائع ہوا۔اور یہ ہفت روزہ اخبار ہے جو 1946ء سے ہر جمعرات کو شائع ہوتا ہے۔اوسطاً پانچ لاکھ کی تعداد میں فروخت ہوتا ہے اور اس کے پڑھنے والوں کی تعداد ڈیڑھ ملین تک بتائی جاتی ہے۔اسی طرح اس اخبار کے آن لائن ایڈیشن کو انٹرنیٹ پر دیکھنے والوں کی تعداد پانچ ملین کے قریب ہے۔یہ احمدی صحافی ہیں جنہوں نے انٹرویو لیا تھا۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی بھی اب میڈیا میں آ رہے ہیں اور (دین) کا حقیقی پیغام اب اس ذریعہ سے پہنچ رہا ہے۔اللہ تعالیٰ ان کے علم و فراست میں اور برکت عطا فرمائے۔

پس جلسہ سالانہ جہاں اپنوں کے لئے روحانی اور تربیتی ترقی کا باعث بنتا ہے جس کا اظہار احباب و خواتین مجھے اپنے خطوں میں کرتے رہتے ہیں وہاں غیروں کو بھی (دین) کی حقیقی تصویر پیش کرنے کا باعث بنتا ہے اور اس طرح سے بیعتیں بھی ہوتی ہیں۔

کئی لوگ جو انتظامیہ کے علم کے مطابق پہلے بیعت کے لئے تیار نہیں تھے، میرے سے ملاقات اور چند سوال پوچھنے کے بعد بیعت کے لئے تیار ہو گئے۔پس کس کس فضل اور احسان کا انسان شکر ادا کرے۔کس کس انعام کا شکر ادا کرے جو اللہ تعالیٰ ہم پر فرماتا ہے۔اللہ تعالیٰ کرے کہ اب جماعتیں ان فضلوں کو سنبھالنے والی بھی ہوں اور یہ نئی بیعتیں کرنے والے جو لوگ ہیں ان کو بھی صحیح رنگ میں اپنے اندر سمو سکیں اور جلسے کی یہ برکات وسیع تر پھیلتی چلی جائیں۔اللہ تعالیٰ تمام افراد جو شامل ہوئے ان کو بھی ان برکات سے مستقل فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب کو حقیقی شکر گزار بنائے۔

نماز کے بعد ایک جنازہ غائب بھی پڑھوں گا جو مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد دین صاحب بدؔر درویش قادیان کا ہے۔یکم جون 2015ء کو 77 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں (-)۔آپ کا تعلق دیودرگ کرناٹک سے تھا۔آپ کی شادی مکرم محمد دین صاحب بدر سے ہوئی جو تین سو تیرہ قدیمی درویشان میں سے تھے۔مرحومہ اپنے بچوں کو ہمیشہ نیکی، تقویٰ سے زندگی بسر کرنے اور خلافت سے وابستہ رہنے کی نصائح کیا کرتی تھیں۔درویشانہ تنگ دستی اور کثیر عیال کے باوجود صبر اور رضائے الٰہی پر ہمیشہ قائم رہیں۔آپ نے چار بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔آپ کے دو بیٹے سلسلے کی خدمت میں مصروف ہیں۔مکرم مبشر احمد صاحب بدر نائب صدر عمومی اور لوکل مربی اور مکرم طاہر احمد صاحب بدر نائب ناظر......المال خرچ مقرر ہیں جبکہ ایک داماد مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل اعلیٰ تحریک جدید ہیں اور دوسرے داماد مکرم شمس الدین صاحب معلم کے طور پر خدمت بجا لا رہے ہیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔بہشتی مقبرہ قادیان میں ان کی تدفین ہوئی۔اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت کا سلوک فرمائے، درجات بلند فرمائے، اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نمایاں کامیابی

مکرمہ صوفیہ اکرم چٹھہ صاحبہ کینیڈا تحریر کرتی ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے میری نواسی روحہ حسن بنت مکرم داؤد حسن صاحب کیمیکل انجینئر شاہ تاج شوگر ملز نے Math Kangaroo International Competition میں اپنے سکول رینجرز پبلک سکول منڈی بہاؤالدین میں اول اور ضلع بھر میں دوئم پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کامیابی کو مزید کامیابیوں کا باعث بنائے۔ آمین

ولادت

مکرمہ شازیہ پروین طاہر صاحبہ اہلیہ مکرم محمد یونس طاہر صاحب کارکن دفتر نمائش کمیٹی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے مورخہ 10 جولائی 2015ء کو میرے بڑے بھائی مکرم محمد ارشد شاہد صاحب سب انسپکٹر پنجاب پولیس اور بھابی مکرمہ فرحانہ ارشد صاحبہ کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے جو کہ وقف نو کی تحریک میں شامل ہے اس کا نام زینب ارشد تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مکرم نذیر احمد صاحب مرحوم رند بلوچ کی پوتی اور مکرم ماسٹر لیاقت احمد صاحب لسکانی بلوچ کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، صالحہ، خادمہ دین اور ماں باپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

نکاح و تقریب شادی

مکرم انور احمد مبشر صاحب مرل ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھتیجے مکرم حماد احمد صاحب معلم سلسلہ ابن مکرم خلیل احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ مرل ضلع سیالکوٹ کی شادی محترمہ نگینہ رانی صاحبہ بنت مکرم محمد یعقوب صاحب آف مرل کے ساتھ مورخہ 8 جون 2015ء کو مرل میں ہوئی۔ رخصتی کے موقع پر مکرم محمد سجاد صاحب مربی سلسلہ نے نکاح کا اعلان کیا اور دعا کروائی۔ دلہا مکرم میاں محمد عبداللہ صاحب مرحوم کی نسل سے اور مکرم مولوی روشن دین صاحب مرحوم سابق صدر مرل کا پوتا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بہت بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ کا موجب بنائے اور ان کی نسلوں کو دین کا خادم بنائے۔ آمین

نکاح

مکرم قریشی عبدالحلیم سحر صاحب افسر امانت تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بھتیجی مکرمہ ڈاکٹر ھبۃ القدیر مریم صاحبہ بنت مکرم پروفیسر عبدالجلیل صادق صاحب نائب ناظر ترتیب و ریکارڈ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم ڈاکٹر عبیداللہ صاحب ابن مکرم عبدالغفار صاحب آف نشاط کالونی لاہور مورخہ 19 جولائی 2015ء کو مبلغ تین لاکھ روپے حق مہر پر بعد نماز ظہر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ نے بیت المبارک میں کیا۔ دلہن کے دادا مکرم قریشی عبدالغنی صاحب مرحوم ربوہ کے ابتدائی مکینوں میں سے تھے۔ دلہن حضرت میاں قطب الدین صاحب اور حضرت مولوی محمد عثمان صاحب رفقاء حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔ آمین

نیلامی سامان

دفتر جائیداد کے سٹور میں ناکارہ سامان کی نیلامی مورخہ 10/اگست 2015ء بروز سوموار بوقت صبح 9 بجے وئیر ہاؤس صدر انجمن احمدیہ دارالنصر وسطی ربوہ میں ہوگی خواہشمند حضرات استفادہ فرمائیں۔

نوٹ: نیلامی کی رقم موقع پر ادا کرنا ہوگی۔

سامان برائے نیلامی

میز، کرسیاں، اے سی، پیڈسٹل فین، سیلنگ فین، بریکٹ فین، بیٹریاں، کمپریسر اے سی، ٹیلی فون سیٹ، گاڈر، 2 عدد پیٹر جنریٹر ڈیزل، متفرق سامان الیکٹرک+لوہا کباڑ، سامان پلاسٹک، لکڑی بالن۔

(ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

ولادت

مکرم محمد اقبال صاحب کارکن سینٹرل آڈٹ آفس لندن تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ 5 جولائی 2015ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت اس کا نام عدیلہ اقبال عطا فرمایا ہے اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب لندن واقفِ زندگی کی نسل سے ہے۔ احبابِ جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک قسمت، خادمہ دین، خلافت کی سچی عاشق اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم رانا رفیق احمد صاحب ناظم انصاراللہ ضلع خوشاب لکھتے ہیں۔

مکرم منور اقبال مجوکہ صاحب امیر ضلع خوشاب کے والد مکرم عمر حیات مجوکہ صاحب احمد آباد جنوبی ضلع خوشاب دل کے عارضہ اور مختلف عوارض کی وجہ سے کافی علیل ہیں اور نقاہت بھی ہے۔ احباب سے کامل و عاجل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم سیف اللہ وڑائچ صاحب وحدت کالونی لاہور تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کو 6 جولائی 2015ء سے ریڑھ کی ہڈی میں دباؤ کی وجہ سے سخت تکلیف ہے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم فقیر محمد پرویز صاحب ایڈنبرا سکاٹ لینڈ تحریر کرتے ہیں۔

میری اہلیہ مکرمہ رفیقہ پروین صاحبہ مورخہ 4۔اگست 2014ء کو وفات پا گئیں۔ مورخہ 6۔اگست کو مکرم داؤد احمد قریشی صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد مربی صاحب نے ہی دعا کروائی۔ ہماری شادی 1959ء میں ہوئی۔ شادی کے کچھ عرصہ بعد ایڈنبرا آ گئے۔ یہاں نماز جمعہ ہمارے گھر ہوا کرتی تھی۔ مرحومہ سب مہمانوں کی خوشدلی سے مہمان نوازی کرتی تھیں۔ مرحومہ نیک، ملنسار، ہمدرد اور ہر کسی کے دکھ میں شرکت کرنے والی خاتون تھیں۔ مرحومہ مکرم شیخ عظمت اللہ صاحب آف قادیان کی بیٹی اور مکرم شیخ اکرام اللہ صاحب آف قادیان کی نواسی تھیں۔ مرحومہ کا خاندان تقسیم ملک کے بعد ٹوبہ ٹیک سنگھ میں آباد ہوا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

عطیہ چشم خدمت خلق ہے

مستحق طلبہ کی امداد میں حصہ لیں

علم کا فروغ اور اس کی روشنی دنیا میں پھیلانا دین حق کا بنیادی مشن ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو خدائے عزوجل نے پہلی وحی میں فرمایا اقرأ کہ پڑھ اللہ کے نام سے جس نے تجھے پیدا کیا آپ ﷺ نے فروغ علم کے لئے بے پناہ جدوجہد کی۔ آپ ﷺ نے تحصیل علم کو جہاد قرار دیا یہاں تک فرمادیا کہ علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین ہی کیوں نہ جانا پڑے پھر فرمایا کہ پنگھوڑے سے قبر تک علم حاصل کرو۔

سیدنا حضرت مسیح موعود نے تو خدا تعالیٰ سے خبر پا کر ہمیں یہ نوید دی کہ

میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے۔

(تجلیات الٰہیہ۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 409)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا:

اگر ہم اپنی غفلت کے نتیجہ میں اچھے دماغوں کو ضائع کر دیں تو اس سے بڑھ کر اور کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ پس جو طلبہ ہونہار اور ذہین ہیں ان کو بچپن سے ہی اپنی نگرانی میں لے لینا چاہئے اور انہیں کامیاب انجام تک پہنچانا جماعت کا فرض ہے۔

(خطبات ناصر جلد اول صفحہ 85)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

اگر کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کر رہا تو جماعت کو بتائیں، کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم سے محروم نہیں رہے گا۔ لیکن بچوں کو تعلیم سے محروم رکھنا ان پر ظلم ہے۔

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ اول صفحہ 145)

اسی طرح آپ نے مزید فرمایا۔

طلبہ کی امداد کا فنڈ ہے۔ تعلیم بھی بہت مہنگی ہو چکی ہے۔ اگر طلبہ اور والدین بچوں کے پاس ہونے کے موقع پر اس مد میں بھی رقم دیں تو کئی مستحق طلبہ کی مدد ہوسکتی ہے۔ اگر ہر طالب علم سال میں دس پندرہ پاؤنڈ ہی دے تو غریب ملکوں میں ایک طالبعلم کے سال بھر کی کاپیوں کتابوں کا خرچ پورا ہوسکتا ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 26 اکتوبر 2007ء)

پس آیئے! حضرت مسیح موعود کے مشن کو پورا کرنے کیلئے خلفاء کے ارشادات پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے ہم بھی اس کار خیر میں کچھ حصہ ڈالیں۔ اس کے لئے نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں ایک شعبہ امداد طلبہ کے نام سے قائم ہے۔ اس کے تحت سینکڑوں طلباء کی مدد کی جاتی ہے، سالانہ داخلہ جات، ماہوار ٹیوشن فیس، درسی کتب کی فراہمی، یونیفارم اور دیگر تعلیمی ضروریات میں حسب گنجائش معاونت کی جاتی ہے۔

عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی مد امداد طلبہ میں بھجوائے جاسکتے ہیں۔

فون نمبرز: **0092 47 6215 448**

0092 47 6212 473

موبائل نمبر: **0333 6706649**

Email: info@nazarattaleem.org

Website: www.Nazarattaleem.org

(نظارت تعلیم)

☆......☆......☆......☆

ربوہ میں طلوع وغروب 28 جولائی

طلوع فجر	3:47
طلوع آفتاب	5:19
زوال آفتاب	12:15
غروب آفتاب	7:11

بقیہ از صفحہ 1۔ داخلہ مدرسۃ الظفر

ہدایات

قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ پڑھنے کو یقینی بنائیں۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہیں۔ عربی اور انگریزی کے معیار نیز دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔ کتب سیرت النبیؐ، سیرت حضرت مسیح موعود، مختصر تاریخ احمدیت، کامیابی کی راہیں، دینی معلومات شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ نیز روزنامہ الفضل اور جماعتی رسالہ جات کا مطالعہ کرتے رہیں۔

مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل فون نمبر 047-6212968 پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

The Vision of Tomorrow

New Haven Public School

Multan Tel:061-6779794,061-6563536

مہنگائی کی بیماری سے نجات پائیں۔ لبرٹی کی سیل سے فائدہ اٹھائیں

سیل ۔ سیل ۔ سیل

لبرٹی فیبرکس

اقصیٰ روڈ ربوہ 0092-476213312

Study in Europe

Sweden → Without IELTS.

Poland → Annual Tuition fee is only € 2500 To 3500

Holland → Visa is the responsibility of the University.

Education Concern ®

67-C, Faisal Town, Lahore.

Tel +92-42-35177124,331-4482511

+92-302-8411770 (Also on Viber)

farrukh@educationconcern.com

www.educationconcern.com

Skype counseling.educon

Student Can Join our IELTS / iTEP classes

جی بھر کے کریں شاپنگ۔ شاپنگ کر کے کریں موجیں

سیل ۔ سیل سیل

صاحب جی فیبرکس

ریلوے روڈ ربوہ +92-476212310:

www.sahibjee.com

نوزائیدہ اور شیر خوار بچوں کے امراض

الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز

جرمن ادویات کا مرکز

ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے) فون: 047-6211510

عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ روڈ ربوہ فون: 0344-7801578

AHMAD MONEY CHANGER

We Deal in All Foreign Currencies

You are always Wel come to:

PREMIER EXCHANGE CO. 'B' PVT. LTD State Bank Licence No.11

Director Ch. Aftab Ahmad ,Chief Executive: Basharat Ahmad Sheikh

Head Office: B-1 Raheem Complex, Main Market, Gulberg II Lahore

Tell: 35757230, 35713728, 35713421,35750480

E-mail:premier_exchange@yahoo.com Website: www.premierexchange.webs.com

اوقات کار

صبح 10 بجے تا 1 بجے دوپہر

بعد نماز عصر تا عشاء

FB ہومیو سنٹر فار کرانک ڈیزیز

طارق مارکیٹ ربوہ Cell:03007705078

لاثانی گارمنٹس

لیڈیز جینٹس اینڈ چلڈرن امپورٹڈ اینڈ ایکسپورٹ کوالٹی گارمنٹس، پینٹ شرٹ، پینٹ کوٹ شیروانی سکول یونیفارم، لیڈیز شلوار قمیص، ٹراوزر شرٹ

فضل عمر مارکیٹ بانو بازار ربوہ

047-6215508,0333-9795470

STUDY IN GERMANY

Bachelor (with Foundation Year) & Master Degree Programmes Available

FREE DEGREE PROGRAMMES

Science / Engineering / Management

Medicine / Economics / Humanities

Get 18 Months Job Search Time After Masters

Degree & Even Work Allowed During Studies

APPLY NOW (Requirement)

- Intermediate with above 60%
- A-Level Students
- Bachelor Students with min 70%
- Students awaiting result can also apply

Consultancy + Admission Assistance + Documentation

Even after reaching Germany, pick up service from Airport till University

Please contact your ErfolgTeam in Germany

Office Tel: 0049 7940 5035030 (Monday-Friday), Fax: 0049 7940 5035031

Web: www.erfolgteam.com , E-mail: info@erfolgteam.com

خدا کے فضل ورحم کے ساتھ

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا

سونے کے زیورات کے جدید اور اعلیٰ منفرد ڈیزائن

گولڈ پیلس جیولرز

بلڈنگ ایم ایف سی اقصیٰ روڈ ربوہ

03000660784

047-6215522 پروپرائٹر: طارق محمود طاہر

ہمارے واسطے یہ سال رحمت ہو بشارت ہو

اب ایک نئے انداز میں

بکنگ جاری ہے

اب نئے انداز VIP کراکری، مکمل کارپٹ کے ساتھ

کوپا۔ ڈیرہ۔ کارپٹ۔ صوفہ کی ورائٹی کے ساتھ

رشید برادرز گولبازار ربوہ

الرفیع بینکوئیٹ ہال

فل ائیر کنڈیشنڈ ● فیکٹری ایریا حلقہ سلام ربوہ ● تمام سہولیات کے ساتھ

Shop: 047-6211584	Hall: 047-6216041
Rasheed uddin 0300-4966814	Aleem uddin 0300-7713128

ربوہ کا پہلا شادی ہال جس میں مردوں اور خواتین کیلئے علیحدہ ہال